رسول اللہ ﷺ کے محبوب پہاڑ کا تفصیلی تذکرہ

جبلِ اُحد

ڈاکٹر حافظ عثمان احمد

ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب

دار المصادر

DAR UL MASAADIR PUBLICATIONS

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بہ حق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب :	جبلِ اُحد
مصنف :	ڈاکٹر حافظ عثمان احمد ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور
ڈیزائنگ :	محمد صدام انور
سرورق :	ذیشان عارف
ناشر :	دارالمصادر پبلی کیشنز
سن اشاعت :	دسمبر ۲۰۲۵ء
صفحات :	۲۱۶
تعداد :	۱۰۰۰
ویب سائٹ :	www.darulmasaadir.com
ای میل :	info@darulmasaadir.com
رابطہ نمبر :	+92 333 422 66 44
ملنے کا پتہ :	۱۷۵، سکاچ کارنر، اپر مال، لاہور، پنجاب، پاکستان

دارالمصادر پبلی کیشنز

DAR-UL-MASAADIR PUBLICATIONS

Scanned with CamScanner

جبالِ مدینہ

جبلِ اُحد کے تفصیلی تذکرے کے آغاز پر مدینہ منورہ میں موجود پہاڑوں کا ذکر، ذیل کی سطور میں، تمہیداً کیا جاتا ہے:

جبل المستند ر

قلعہ ابودجانہ کے شمال مغرب میں تقریباً تین سومیٹر پر یہ پہاڑ واقع تھا۔ اس پہاڑ پر نفس زکیہ کو شہید کیا گیا تھا۔ اس پہاڑ پر بنو دیل کے مکانات تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار اس قبیلے میں نماز پڑھی تھی جہاں قبیلہ بنو دیل کے لوگوں نے مسجد بنالی تھی۔ یہ پہاڑ مکمل طور پر مٹا دیا گیا ہے۔ اس پہاڑ کے جنوب میں قبیلہ خزرج اور بنوخزیمہ کے مکانات تھے۔ [1]

جبل العتر

مدینہ میں قبلہ کی جانب یہ پہاڑ ہے۔ اس کو المستند ر الاقصیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ [2]

---

1. الشنقیطی، غالی محمد امین، تاریخ المدینۃ المنورۃ، مترجم: ڈاکٹر شمس کمال انجم، دارالاشاعت مصطفائی، دہلی، اشاعت اول، ۲۰۰۸ء، ص: ۱۵۵
2. السمھودی، علی بن عبداللہ، نورالدین، ابوالحسن (المتوفی: ۹۱۱ھ)، وفاء الوفاء باخبار دارالمصطفیٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۹ھ، ج: ۴، ص: ۱۱۳

Scanned with CamScanner

جبل الرماۃ (جبل عینین)

یہ مدینہ کے شمالی جانب، جبلِ اُحد کے جنوب میں واقع ایک مشہور چھوٹا پہاڑ ہے۔غزوۂ اُحد اسی کے آس پاس لڑی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پہاڑ پر پچاس تیرانداز مقرر کیے تھے، جن کی قیادت جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کررہے تھے، تاکہ جنگ کے دوران مسلمانوں کو دشمن کے ناگہانی حملے سے محفوظ رکھا جاسکے۔ اسی پہاڑی کے جنوب مشرقی کنارے سے وحشی بن حرب نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تھا۔ [1]

جبلِ ثور

جبلِ ثور، اُحد کے قریب سرخ رنگ کی ایک چھوٹی سے پہاڑی ہے۔ مسجد نبوی سے تقریباً آٹھ کلومیٹر دور واقع ہے۔ یہ شمالی جانب سے حدودِ حرم میں شامل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: ''مدینہ حرم ہے، عیر اور ثور کے درمیان۔''

جبل عیر

یہ مدینہ منورہ کے بڑے پہاڑوں میں سے ہے، جو مسجد نبوی سے تقریباً سات کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ حدیث میں اس کا ذکر حدودِ مدینہ کے طور پر آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب مدینہ کو دیکھا تو فرمایا:

> ''اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کے علاقے کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں، جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا،

---

[1] محمد بن محمد حسن الشراب، المعالم الاثیرۃ فی السنۃ والسیرۃ، دار القلم، بیروت، طبع اوّل، ۱۴۱۱ھ، ص: ۲۰۴
تاریخ المدینۃ المنورۃ للشنقیطی، ص: ۱۶۱، ۱۶۲

اے اللہ! ان کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔“ ❶

جبل الرایۃ (جبل ذباب)

جبل الرایہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ یہ شمالی ثنیۃ الوداع کے شمال میں ہے۔ مسجد نبوی سے تقریباً ۱۵۰۰ میٹر دور ہے۔ خندق کھودنے کے ابتدائی ایام میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیمہ اسی پہاڑی پر نصب کیا گیا تھا۔ اس پہاڑی پر مسجد ذباب تھی۔ اسی پہاڑی کے شمال میں وہ چٹان نمودار ہوئی تھی، جو صحابہ سے ٹوٹ نہیں رہی تھی تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین ضربات میں اس کو توڑا اور شام و یمن کی فتح کی پیشین گوئی فرمائی۔ اسی پہاڑی پر چڑھ کر حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے پکارا تھا کہ عیینہ بن حصن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں کو لے کر فرار ہو گیا ہے۔ ❷

جبل تیاب (الخزان)

یہ پہاڑ جبلِ اُحد کے مشرق میں واقع ہے اور مسجد نبوی سے تقریباً چھے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر قبیلہ غطفان اسی پہاڑ کے قریب آ کر ٹھہرا تھا۔ ❸

جبل ثنیۃ الوداع

یہ ایک چھوٹا پہاڑ ہے اور مسجد نبوی سے تقریباً ۱۱۰۰ میٹر دور ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

❶ الشامی، محمد بن یوسف الصالحی (المتوفی: ۹۴۲ھ)، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، تحقیق: عادل احمد عبد الموجود، علی محمد معوض، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء، ج:۳، ص:۳۱۸

❷ تاریخ المدینۃ المنورۃ، ص:۱۵۷

❸ تاریخ المدینۃ المنورۃ، ص:۱۷۷ وفاء الوفا، ج:۳، ص:۴۹، ۵۰

''اُحد کو اس نام سے، اس کے اکیلے ہونے اور دیگر پہاڑوں سے منقطع ہونے کے باعث، موسوم کیا گیا۔''

اُحد پہاڑ چوں کہ وادیوں سے گھرا ہوا ہے اور اس کے ساتھ کوئی اور پہاڑ منسلک نہیں، اس لیے یہ ایک اکیلا پہاڑ ہے۔ اس کی اس خصوصیت کے باعث اس کو اُحد کا نام دیا گیا۔ گویا اس کی انفرادیتِ وحدانیت ان معنوں میں ہے کہ اُحد ایک پہاڑی سلسلے کا حصہ ہونے کے باوجود باقی پہاڑوں سے مکمل طور پر علاحدہ ہے۔

ترجیح

اس سلسلے میں درج ذیل نکات پیش کیے جاتے ہیں:

① امام سہیلی نے جو وجہِ تسمیہ بیان کی ہے، اس کو اُحُد نام کی علمی و روحانی توجیہ کہا جاسکتا ہے، لیکن وجہ تسمیہ نہیں۔ تکوینی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُحد پہاڑ کا نام لوگوں کی زبان پر ''اُحد'' جاری کر دیا گیا اور اس کی یہ حکمت ہے، ان سب بیانات کو ''توجیہات'' کہا جاسکتا ہے۔ توجیہ کسی عمل کے بعد اس کا سبب یا حکمت، انسانی ذہن کی کوشش، تدبر و استدلال سے جاننے اور واضح کرنے کو کہتے ہیں۔

② قومِ عمالقہ کے فرد کے نام پر اُحد کا نام ہونا بعید از قیاس نہیں، لیکن اس کی اصل سیرت و تاریخ کی کتب میں ہمیں نہیں مل سکی۔

③ تیسری وجہ تسمیہ یعنی اس پہاڑ کا اکیلا اور باقی پہاڑوں سے منقطع ہونا، مشاہداتی ہے۔ نیز اس میں انفرادیت و یکتائی کی معنویت بھی شامل ہوجاتی ہے، اس لیے اس وجہ تسمیہ کو ترجیح دینا زیادہ بہتر ہے اور انکار کسی کا بھی مناسب نہیں۔

Scanned with CamScanner

طرف ہی ہوتا ہے۔"

حدیث: اُحد کے درختوں، پھلوں اور شاخوں کی فضیلت

روایات میں ہے:

وعن زينب بنت نبيط وكانت تحت أنس بن مالك إنها كانت ترسل ولائدها فتقول أذهبن إلى أحد فأتينى من نباته فإن لم تجدن إلا عضاها فأتينى به فإن أنس أبن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا جبل يحبنا ونحبه قالت زينب فكلوا من نباته ولو من عضاها قال فكانت تعطينا منه قليلا فننضخه [1]

"زینب بنت نُبیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں کہ وہ اپنی خادمات کو بھیجا کرتی تھیں اور کہتی تھیں: جاؤ اُحد پہاڑ کی طرف اور اس کے نباتات (پودوں، درختوں یا جڑی بوٹیوں) میں سے میرے لیے لے کر آؤ اور اگر تمھیں وہاں کچھ نہ ملے، سوائے اس کی شاخوں کے، تو وہی لے آنا، کیوں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ زینب کہتی تھیں کہ اس کے نباتات میں سے کھایا کرو، خواہ اس کی شاخیں ہی کیوں نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ (زینب) ہمیں اس میں سے تھوڑا سا دیا کرتی تھیں اور ہم اسے چوسا کرتے تھے۔"

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

① اُحد پہاڑ کے نباتات کو یا تو شفائی فضیلت حاصل ہے یا روحانی۔ یعنی ان کا

[1] خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ، ج:۲، ص:۲۰۴

حَجَرٌ نُقِرَ فَأَمْسَكَ الماء ❶

''المِهْرَاس: ایک گھڑا ہوا پتھر ہوتا ہے، جو پانی روک لیتا ہے، پھر لوگ اس سے وضو کرتے ہیں۔ اسے اُس مھراس، ہاون دستہ سے تشبیہ دی گئی ہے، جو پیسنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مبرد کو وہم لاحق ہوا، چناں چہ اس نے المھر اس کو اُحد پہاڑ کے ایک مخصوص مقام کا ذاتی نام سمجھ لیا، حالاں کہ المھر اس ہر اُس پتھر کا نام ہے، جسے گھڑا گیا ہو اور وہ پانی روک لے۔''

علامہ سہیلی کی رائے راجح نہیں۔ نام کا کوئی ایسا اصول نہیں کہ اسم عام، اسم علم نہیں بن سکتا۔ ''چشمہ'' نام عام ہے لیکن مقام کا نام بھی ہوتا ہے۔

البدائع

منقول ہے:

اسم موضع بين المدينة وبين جبل أحد على الطريق الشرقية مع الحرّة إلى جبل أُحد ❷

''ایک مقام کا نام جو مدینہ اور جبلِ اُحد کے درمیان واقع ہے، مشرقی راستے پر حرّہ (آتش فشانی چٹان) کے ساتھ، جبلِ اُحد کی طرف۔''

منقول ہے:

مكان من جبل أحد نزله رسول الله قبل المعركة ❸

''جبل اُحد کے پاس ایک مقام جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معرکہ سے قبل قیام پذیر ہوئے۔''

---

❶ الروض الانف، ج:۶، ص: ۱۳۷

❷ وفاء الوفاء، ج:۳، ص: ۶۴

❸ المعالم الاثیرۃ فی السنۃ والسیرۃ، ص: ۴۴

Scanned with CamScanner

’’لوگ ہنسنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم کس بات پر ہنس رہے ہو؟ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کی پنڈلیوں کے پتلے پن پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کی دونوں پنڈلیاں وزن میں اُحد سے وزنی ہیں۔‘‘

مروان بن الحکم کی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی تعریف اور تشبیہِ اُحد

منقول ہے:

وَمَشٰى مَرْوَان فِي جَنَازَة الْحسن وَبكى فَقيل لَهُ أَتَبْكِي عَلَيْهِ وَقد كنت تفعل بِهِ مَا تفعل فَقَالَ كنت أفعل ذَلِك مَعَ من هُوَ أعظم من هَذَا وَأَشَارَ إِلَى جبل أحد [1]

’’مروان، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے جنازے میں چل رہا تھا اور رو رہا تھا تو اس سے کہا گیا: کیا تم ان پر رو رہے ہو، حالاں کہ تم ان کے ساتھ وہ کچھ کرتے تھے، جو تم کرتے تھے؟ تو اس نے کہا: میں یہ سب اس کے ساتھ کرتا تھا، جو اس سے کہیں عظیم تر تھا اور اس نے جبلِ اُحد کی طرف اشارہ کیا (گویا اس کا کہنا تھا کہ جناب حسن کی عظمت، جبلِ اُحد سے بڑھ کر ہے)۔‘‘

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قرآن کے ایک حرف کو جبلِ اُحد کے برابر قرار دینا

طلحہ بن مصرف روایت کرتے ہیں:

قرأ رجل على معاذ بن جبل فترك واواً فقال لقد تركت حرفاً

---

[1] العصامی، عبد الملک بن حسین، المکی (المتوفی: ۱۱۱۱ھ)، سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی، تحقیق: عادل احمد عبد الموجود، علی محمد معوض، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، ج: ۳، ص: ۱۰۳

گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ آیت نازل کی: اور تم اللہ کے راستے میں مارے جانے والوں کو مردہ مت گمان کرو، بل کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، رزق دیے جاتے ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کا شہداء کی قبور کی زیارت کے لیے اُحد جانے کا معمول

دلائل النبوۃ میں روایت ہے:

حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ، قَالَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهُمْ فِي كُلِّ حَوْلٍ، وَإِذَا تَفَوَّهَ الشِّعْبَ رَفَعَ صَوْتَهُ، فَيَقُولُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ كُلَّ حَوْلٍ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانُ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ بنت رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيهِمْ فَتَبْكِي عِنْدَهُمْ وَتَدْعُو وَكَانَ سعد ابن أَبِي وَقَّاصٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ أَلَا تُسَلِّمُونَ عَلَى قَوْمٍ يَرُدُّونَ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَزُورُ تِلْكَ الْقُبُورَ، وَذُكِرَ ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ [1]

"امام واقدی نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدائے اُحد کی قبروں کی زیارت کیا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس درے کے دہانے پر پہنچتے تو اپنی آواز بلند کرتے اور فرماتے ((تم پر سلام ہو، اُس صبر کے بدلے جو تم نے کیا، سو بہترین ہے آخرت کا انجام)) پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح کیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ حضرت فاطمہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان قبروں پر

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی، ج:۳، ص:۳۰۸

روایات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبل اُحد کی طرف نظر فرمانے کا تذکرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبلِ اُحد کی طرف دیکھنا یقیناً ایک عمومی اور معمول کی بات ہو گی، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا پر نثار تھے اور ان کی زبانوں سے جب جب فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادا کی منظر کشی ساتھ ہوئی۔ ذیل میں ان روایات کو درج کیا جاتا ہے، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُحد پہاڑ کو دیکھتے ہوئے بات ارشاد فرمائی۔

حدیثِ اوّل

امت کے لیے اجرِ عظیم کی بشارت دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا، جب کہ آپ اُحد پہاڑ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

وَنظر رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم إِلَى جبل أحد فَقَالَ رب رجل من أمتِي يعدل الْحَرْف الْوَاحِد من تَسْبِيحَة هَذَا الْجَبَل (1)

(1) الحکیم الترمذی، محمد بن علی، ابوعبد اللہ (المتوفی: نحو ۳۲۰ھ)، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، تحقیق: عبد الرحمن عمیرۃ، دار الجیل، بیروت، ج: ۲، ص: ۳۰۴

Scanned with CamScanner

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبلِ اُحد کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا: میری اُمّت کا کوئی ایک آدمی ہو سکتا ہے جس کی تسبیح کا ایک حرف (اجر میں) اس پہاڑ کے برابر ہو۔''

حدیثِ دوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُحد پہاڑ کی جانب دیکھتے ہوئے دنیا سے بے رغبتی کا اسوۂ حسنہ قائم کرتے ہوئے فرمایا:

عَن أبي ذَر قَالَ كنت أَمْشِي مَعَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وسلم وَهُوَ ينظر إِلَى أحد فَقَالَ مَا أحب أَن يكون لي ذَهَبا يُمْسِي عَلَيْهِ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْء ❶

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد کی طرف دیکھ رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو اور اس پر تیسری رات آجائے، جب کہ میرے پاس اس میں سے کچھ باقی ہو۔''

حدیثِ سوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبلِ اُحد سے اظہارِ محبت فرماتے ہوئے فرمایا:

وَلَمّا نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جبل أحد، قال هذا جبل يحبّنا ونحبّه اللهم إني أحرم ما بين لابتي المدينة ❷

❶ المیورقی، محمد بن فتوح، الازدی الحمیدی (المتوفی:۴۸۸ھ)، الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم، تحقیق: علی حسین البواب، دار ابن حزم، بیروت، طبع دوم، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، ج:۱، ص:۲۸۸، رقم حدیث:۳۶۲

❷ سبل الہدیٰ والرشاد، ج:۵۰، ص:۱۵۰

Scanned with CamScanner

مصادر و مراجع

○ ابن ابی اسامۃ، الحارث بن محمد، ابو محمد (المتوفی: ۲۸۲ھ)، بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، المنتقی: نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (المتوفی: ۸۰۷ھ)، تحقیق: حسین احمد صالح الباکری، مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، المدینۃ المنورۃ، طبع اوّل، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء

○ ابن ابی الدنیا، عبد اللہ بن محمد، ابو بکر (المتوفی: ۲۸۱ھ)، اصلاح المال، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت طبع اوّل، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء

○ ابن ابی الدنیا، عبد اللہ بن محمد، ابو بکر (المتوفی: ۲۸۱ھ)، المتمنین، تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف، دار ابن حزم، بیروت، طبع اوّل، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

○ ابن ابی زمنین، محمد بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ، الالبیری (المتوفی: ۳۹۹ھ)، تفسیر القرآن العزیز، تحقیق: ابو عبد اللہ حسین بن عکاشۃ، محمد بن مصطفی الکنز، الفاروق الحدیثۃ، القاہرۃ، طبع اوّل، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء

○ ابن ابی شیبۃ، عبد اللہ بن محمد، ابو بکر (المتوفی: ۲۳۵ھ)، مسند ابن ابی

○ ابن زبالہ، محمد بن الحسن (المتوفی: ۱۹۹ھ)، اخبار المدینۃ، تحقیق: صلاح عبد العزیز بن سلامۃ،، مرکز بحوث و دراسات، المدینۃ المنورۃ، طبع اوّل، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء

○ ابن شبہ، عمر بن شبہ، ابوزید (المتوفی: ۲۶۲ھ)، تاریخ المدینہ، تحقیق: فہیم محمد شلتوت، طبع السید حبیب محمود احمد، جدۃ، ۱۳۹۹ھ

○ ابن العثیمین، محمد بن صالح (المتوفی: ۱۴۲۱ھ)، تفسیر الحجرات الحدید، دار الثریا للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اوّل، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

○ ابن عطیۃ، عبدالحق بن غالب، ابومحمد، الاندلسی (المتوفی: ۵۴۲ھ)، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، تحقیق: عبدالسلام عبدالشافی محمد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اوّل، ۱۴۲۲ھ

○ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء (المتوفی: ۷۷۴ھ)، معجزات النبی، تحقیق: السید ابراہیم امین محمد، المکتبۃ التوفیقیۃ، س۔ن

○ ابن منظور، محمد بن مکرم، الافریقی (المتوفی: ۷۱۱ھ)، لسان العرب، دار صادر، بیروت، طبع سوم، ۱۴۱۴ھ

○ ابن النجار، محمد بن محمود (المتوفی: ۶۴۳ھ)، الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ، تحقیق: حسین محمد علی شکری، شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم، س۔ن

○ ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام، ابومحمد، جمال الدین (المتوفی: ۲۱۳ھ)، السیرۃ النبویۃ، تحقیق: مصطفی السقا وابراہیم الابیاری وعبدالحفیظ الشلبی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی واوّلادہ، مصر، طبع دوم، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء

○ ابوالجہم الباھلی، العلاء بن موسی (المتوفی: ۲۲۸ھ)، جزء ابی الجہم، تحقیق: عبدالرحیم بن محمد بن احمد القشقری، مکتبۃ الرشد، الریاض، طبع اوّل،

Scanned with CamScanner